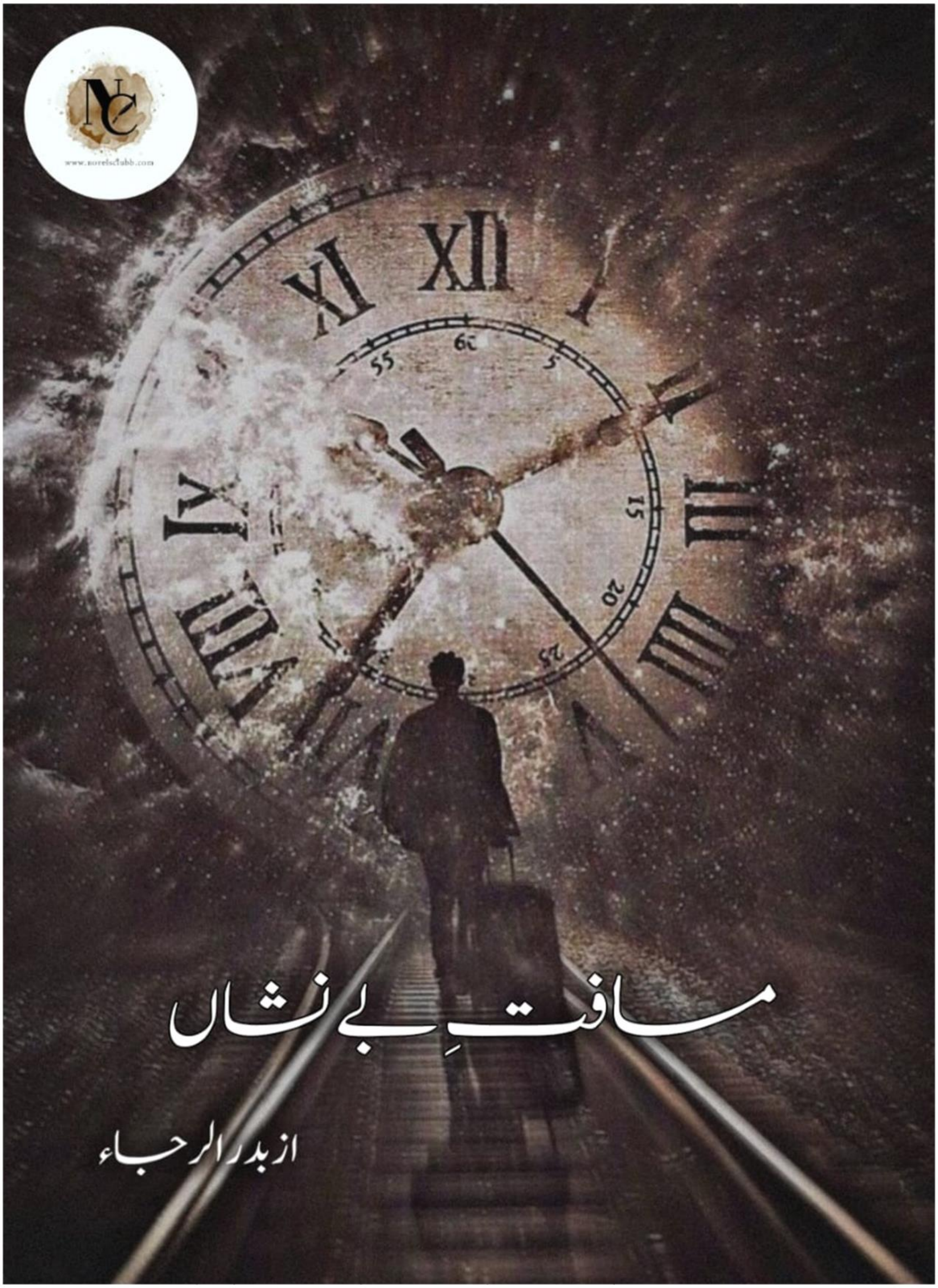
مسافتِ بے نشاں
از بدرالرجاء

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مسافتِ بے نشاں

از بدر الرجاء

www.novelsclubb.com

پنجاب پولیس کالج سہالہ،

سہالہ پاکستان میں پنجاب پولیس کا ایک تربیتی ادارہ ہے۔پولیس کالج سہالہ 1959 میں تمام رینک کے تمام پولیس اہلکاروں کو تربیت فراہم کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔سہالہ پاکستان میں پولیس کا سب سے قدیم اور سب سے بڑا ٹریننگ

کالج ہے۔نہ صرف پاکستان بلکہ سہالہ کا شمار ایشیاء کے سب سے بہترین تربیتی اداروں میں ہوتا ہے۔پاکستان میں pma کے بعد سہالہ تربیت گاہوں میں بہترین شمار ہوتا ہے۔

سہالہ اسلام آباد کی حدود میں واقع ایک قصبہ اور یونین کونسل ہے جس کی آبادی صرف 25000 سے زیادہ ہے۔یہ جغرافیائی طور پر کہوٹہ روڈ اور اسلام آباد ایکسپریس وے پر واقع ہے۔سہالہ کہوٹہ روڈ کے ذریعے راولپنڈی، پنجاب کو آزاد کشمیر سے ملاتا ہے۔

پنجاب پولیس صوبہ پنجاب میں قانون نافذ کرنے والی ایجنسی ہے۔اپنے انسپکٹر جنرل (آئی جی) کی کمان میں، یہ 1861 اور 2002 کے پولیس ایکٹ کے تحت تمام فوجداری مقدمات کا انتظام کرتا ہے۔کچھ لوگ اسے دوستانہ تنظیم کے بجائے خوفزدہ کرنے والے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

یہ کالج پنجاب پولیس کے مختلف رینک کے لیے آٹھ کورسز چلاتا ہے۔

1. پروبیشنز کورس(ASIs کے لیے کورس)
2. ایڈوانس کورس(انسپکٹرز کے لیے کورس)
3. اپر سکول کورس
4. انٹرمیڈیٹ اسکول کورس
5. لوئر سکول کورس

ICITAP

اور ATA پروگرام کورسز

www.novelsclubb.com

6. جونیئر کمانڈنٹ کورس(ڈی ایس پیز کے لیے کورس)
7. ٹریفک وارڈنز کورس

وہاج یہاں جو نئیر کمانڈنٹ کورس کے لیے آیا تھا وہ پنجاب پولیس کی طرف سے اے ایس پی بھرتی کیا گیا تھا اور اب سہالہ سے تربیت حاصل کرنے آیا تھا پہلے دن یہاں تمام ٹرینیز کا ڈنر ہوا تھا جن میں ان لوگوں سے ان کا مختصر تعارف لیا گیا تھا وہاج اپنی باری آنے پر پر اعتمادی سے سٹیج کی طرف گیا تھا۔اس نے تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا ان کا یونیفارم ان کو کل ملنا تھا سو آج سب نے اس آفیشل ڈنر کے مد نظر تھری پیس پہن رکھے تھے۔

وہاں موجود اس کی رینکنگ کے تمام افسران کا تعلق کسی نہ کسی مضبوط بیک گراؤنڈ والے خاندانوں سے تھا کوئی سیاستدان کا بیٹا تھا اور کسی کے چچا ڈی آئی جی تھے تو کسی ماما بر گیڈ ئیر بہت کم ہی کوئی ایسا تھا جو عام عوام کا نمائندہ ہوتا جس کے نا ابا افسر ہوتے نہ رشتے دار سیاستدان اور ان میں سے ایک وہاج تھا جس کے والد کی کپڑوں کی دکان تھی جس کا کوئی لمبا چوڑا خاندان نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ یہاں تھا ان سب کے درمیان صرف اور صرف اپنی قابلیت کی بنیاد پر اس کی چال میں کیوں کر نہ

www.novelsclubb.com

اعتماد ہوتا اس کا brought up ان سے بہت مختلف تھا باوجود اس کے وہ وہاں ان کے ساتھ ایک ٹیبل پر بیٹھا تھا۔

"میرا نام وہاج جیلانی ہے، ایک سال پہلے میں نے اپنا ایم بی بی ایس پورا کیا ہے اور اب میں اپنے آپ کو ملک و قوم کی خدمت کرنے کے لیے تیار ہونے کی غرض سے یہاں آیا ہوں مجھے یقین ہے کہ میں اپنے عوام کے حالات بہتر کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہوں۔" یہ کہنے کے بعد وہ اتر آیا تھا۔

اس نے گہرے نیلے رنگ کا ڈنر سوٹ پہن رکھا تھا اپنے کالے بال اس نے سلیقے سے جیل لگا کر پیچھے جما رکھے تھے عام سی بھوری آنکھیں اپنے اندر موجود چمک سے خاص نظر آتی تھیں۔ اپنے تقریباً چھے فٹ قد کے ساتھ وہ وہاں شان سے کھڑا تھا۔ چہرے پر وہی سنجیدگی طاری تھی جو اس کا خاصہ تھی۔

"وہاج جیلانی رائٹ ؟" ایک قدرے وجیہہ شخص اس کے سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا وہاج کی توجہ حاصل ہو جانے پر اس نے اپنا دایاں ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

"ارحم دلاور کہتے ہیں مجھے۔" اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جو وہاج کو چبھا۔ مگر اپنے آپ کو جلد کمپوز کرتا وہاج اب اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکرا کر اس کا حال احوال دریافت کر رہا تھا۔

"آپ سے میرا تعارف رزلٹ سے ہوا تھا آپ کا نام ٹاپ تھری میں تھا اور تب سے میں آپ سے ملنے کو بے چین تھا کیونکہ باقی دو لوگ میرے دوست تھے جن کے ساتھ میں نے تیاری کی تھی خیر آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔" ارحم نے چہرے پر ہنوز مسکراہٹ سجائے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ ارحم مجھے بھی آپ سے مل کر اچھا لگا۔" وہاج نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا۔اس کے بعد وہاج باقی لوگوں سے ملنے لگا کچھ ہی دیر میں آئی جی صاحب کی آمد کا شور مچ گیا سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اب وہ سٹیج پر پہنچ چکے تھے مائک کے پاس پہنچ کر انھوں نے بات کا آغاز کیا۔وہ درمیانی عمر کے آدمی تھے بال کلموں سے سفید تھے باقی پورے سر میں چاندی ڈھونڈنے سے شاید مل جاتی مگر بظاہر نظر نہ آتی تھی۔

"السلام وعلیکم !

امید کرتا ہوں کہ آپ سب جوان خیریت سے یہاں پہنچے ہوں گے۔آج کا دن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے لیے ایک یادگار دن ہو گا۔سہالہ کی طرف سے میں آپ سب کو خوش آمدید کہتا ہوں۔میں سمجھتا ہوں کہ آج سے آپ اپنی زندگیوں کے ایک بہت اہم دور کا آغاز کرنے والے ہیں وہ دور جو آپ کو آپ کے پروفیشن کے قابل بنائے گا، وہ دور کہ جس میں اگر آپ نے کچھ نہ سیکھا تو آپ نہ صرف اپنے لیے بلکہ ہمارے پورے ڈیپارٹمنٹ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

میں آپ سے یہ قطعاً نہیں پوچھوں گا کہ آپ نے یہ پیشہ کیونکر اختیار کیا۔ اگر آپ نے یہ اختیار کیا ہے تو یقیناً آپ اس کی بدنامی سے بھی واقف ہوں گے۔ رشوت خوری سے لے کر چمچہ گیری تک وہ کون سی برائی ہے جو پولیس والوں کہ ساتھ منسوب نہیں کی جاتی مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ساری ذمہ داری صرف ہماری عوام پر نہیں، بلکہ ہم میں کچھ نہ کچھ ایسی خامیاں ضرور ہیں جو ان سب چیزوں کو ہم سے منسوب کیا جاتا ہے۔

یہاں میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ اس ٹریننگ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آپ کو ان تمام برائیوں سے بچنا سکھایا جائے۔ اختیار مل جانے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ بادشاہ بن گئے ہیں بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ آپ عوام کے غلام ہیں آپ پر ایک عام انسان سے کہیں زیادہ ذمہ داری ہے۔ جسے پورا کیے بغیر یہاں تو آپ شاید بچ جائیں مگر روز آخرت آپ اللہ کی عدالت سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔

مجھے امید ہے جوانوں کہ تم ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی جاتی عزت کو بچانے کی پوری کوشش کرو گے کیونکہ کہیں نہ کہیں تم اسی مقصد کے تحت اس پروفیشن میں آئے

www.novelsclubb.com

ہو اور یاد رکھنا جب تک تم ٹھیک نہیں ہوتے تمہارے ماتحتوں کا ٹھیک ہونا ناممکن ہے۔انجوائے یور ڈنر تھیک یو۔"

آئی جی اپنی تقریر کے بعد اب اپنے ماتحت ساتھوں سے سلام دعا میں مصروف تھے۔وہاج بھی ایک ٹیبل پر اپنا کھانا لیے بیٹھ گیا۔

وہاج کو آئی جی سے ہونے والی اس پہلی ملاقات نے ہی متاثر کر دیا تھا وہ جو امیدیں وابستہ کیے یہاں آیا تھا وہ اسے پوری ہوتی نظر آ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"امی،تائی امی اور چاچی آپ تینوں کو حاشر بھائی اور عالیہ کے ساتھ آنا ہو گا، مجھے پتا ہے ابو اور تایا ابو مصروف ہوتے ہیں لیکن آپ لوگ تو آ سکتے ہیں نا۔۔۔آپ لوگوں کے آنے سے مجھے بہت ہمت ملے گی نا۔۔۔۔"منہا پچھلے آدھے گھنٹے سے ان تینوں خواتین کو اپنی کل کی تقریب میں شرکت کرنے کے لیے راضی کرنے کی

کوشش کر رہی تھی اور وہ تھیں کہ مان کہ نہیں دے رہی تھیں۔اب کے منہا کی بس رونے کی کسر باقی تھی۔

"امی یار اگر وہ اتنا کہہ رہی ہے تو آپ چلی چلیں نا۔" حاشر اپنے کمرے سے آتا ہوا ایک صوفے پر بیٹھتے بولا۔آج اتوار کا دن تھا وہ تینوں بھائی اپنے کسی دوست سے ملنے گئے تھے۔حاشر کے پاس ایک ہی دن کی چھٹی ہوتی تھی سو وہ گھر پر ہی گزارتا تھا۔

"بیٹا رضیہ کہ گھر میلاد ہے ہم تینوں میں سے کسی ایک کو تو وہاں جانا ہوگا ہم تینوں تو نہیں جا سکتے منہا کے ساتھ "نگہت بیگم نے اپنی ایک پڑوسی کا ذکر کرتے ہوئے نا جانے کا جواز پیش کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بھابھی اب بچی اتنا کہہ رہی ہے تو ایسا کریں آپ دونوں چلی جائیں میں رضیہ آپا کے گھر سے ہو آؤں گی۔" چچی نے سب کی مشکل کا حل پیش کیا تھا۔

"ہاں میرے خیال سے یہ بہتر ہے" حاشر نے بھی ان کا ساتھ دیا۔

"چلو بس ٹھیک ہے اب تم خوش ہو جاؤ اور اتنی سی باتوں پر پریشان نہ ہوا کرو اور بیٹا حاشر تم ویڈیو ضرور بنانا چچا کہہ رہے تھے تمہارے کہ وہ آنا تو چاہتے ہیں لیکن ان کے لیے آفس سے نکلنا بہت مشکل ہو جائے گا۔" چچی نے ان کو چچا کی طرف سے کی گئی ہدایت یاد دلائی تو حاشر مسکرا کر بولا۔

"یہ بھی بھلا کوئی کہنے کی بات ہے، چچی ہم سب تو نہیں جا سکتے نا لیکن منہا کا یہ دن ہم میں سے کوئی مس نہ کرے میں اس امر کو یقینی بناؤں گا۔ فواد لوگ بھی نہیں جا سکیں گے ابھی تو انھوں نے شروع کی ہے انٹرنشپ اتنی جلدی چھٹی لینا اچھی بات نہیں اور وہاج بھائی سے بھی بات ہوئی تھی میری کہہ رہے تھے انہیں بھی بھیجیوں۔" حاشر نے سب کا ذکر کر دیا تھا کیونکہ پورا گھر ہی منہا کہ لیے بہت خوش تھا۔ فاریہ کا نام اس نے جان بوجھ کے نہیں لیا تھا ورنہ منہا پھر اس کا ریکارڈ لگاتی۔ وہاج کا ذکر کرتے اس نے منہا کہ چہرے پر کچھ کھوجنا چاہا لیکن کیا؟ وہ خود بھی نہیں

www.novelsclubb.com

جانتا تھا لیکن وہاج کہ ذکر پر منہا کے چہرے پر کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی جیسے وہاج کہ چہرے پر آتی تھی۔ جسے اور تو کوئی نہیں لیکن حاشر محسوس کر جاتا تھا کیونکہ وہ وہاج کی رگ رگ سے واقف تھا۔

"اچھا اب یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے تو میں اوپر جا رہی ہوں اپنے کپڑے سیلیکٹ کرنے۔" منہا کہتی اوپر چلی گئی جہاں عالیہ بی بی سر منہ لپیٹے کتابی کیڑا بنی ہوئی تھی آج کل اس کے تین ہی کام تھے۔ کھاتی تھی، سوتی تھی یا پڑھتی تھی۔ منہا اس کو دیکھ کر بس افسوس ہی کر سکتی تھی وہ جنونی تھی اور اس کے جنون کا کوئی توڑ نہیں تھا۔ منہا اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھی کہ جو ہو گا دیکھا جائے گا اتنی ٹینشن مت لیا کرو مگر مجال ہو جو اسے اثر ہوتا ہو۔

www.novelsclubb.com

"اوئے بس کرو اٹھو ابھی کل کے لیے کپڑے نکلواؤ میرے ساتھ" منہا نے عالیہ کو بستر سے اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔ وہ بھی اٹھ ہی گئی تھی اور کیا کر سکتی تھی منہا کہ آگے بھلا کس کی چلتی تھی۔

◆◆◆◆

"ڈیپریشن"

اس نے ہاتھ میں مائک آتے ہی سب سے پہلا لفظ یہی بولا تھا۔ ہوسٹ اس کا تعارف کروا چکے تھے۔ اسے اب وہاں کھڑے ہو کر تعارف کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ اس کے الفاظ ہی اس کا تعارف بننے والے تھے۔

"میرے نزدیک اس کا لفظی مطلب ایک ایسا فیز ہے جب آپ اپنی مثبت توانائی کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور اپنی آنکھوں پر ایک منفی تہ سی جما لیتے ہیں جو آپ کو سب مایوس کن ہی دیکھاتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کی نشانیوں میں مستقل اداسی اور پہلے سے فائدہ مند یا لطف اندوز سرگرمیوں میں دلچسپی یا خوشی کی کمی ہے۔ یہ نیند اور بھوک میں بھی خلل ڈال سکتا ہے۔ تھکاوٹ اور کمزوری کی وجہ بنتا ہے۔ لیکن بعض اوقات یہ ڈیپریشن جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔"

وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بول رہی تھی۔ آڈیٹوریم کی ساری بتیاں بجھا دی گئی تھیں۔ ایک سپاٹ لائٹ نے اپنا رخ منہا کے چہرے پر کر دیا تھا جہاں اس کا ہلکے میک اپ سے مزین روشن چہرہ اپنے تمام دلکش نین نقش کے ساتھ موجود تھا۔ اس نے فالسے رنگ کی کرتی کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہن رکھا تھا اور سفید ہی دوپٹہ ہمیشہ کی طرح سلیقے سے سر پر براجمان تھا۔ وہ اس وقت لگ بھگ ڈھائی سو لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی بڑے اعتماد سے بول رہی تھی۔ وہ سوچ کر آئی تھی کہ سب سے پہلے جا کر اپنے گھر والوں کو ڈھونڈے گی لیکن اس نے جونہی بولنا شروع کیا اس کے دماغ سے ہر سوچ جاتی رہی یاد رہا تو بس اپنا نفس مضمون وہ موضوع جس پر اسے یہاں اس آڈیٹوریم میں بات کرنی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے پھر سے کہنا شروع کیا۔

"اس سے لڑتے ہوئے منفی سوچ میں پڑنا آسان ہے۔ان خیالات کو سنبھالنے کا پہلا قدم ان کو پہچاننا ہے۔ان منفی سوچوں میں سے ایک ،اپنی قیمتی جان کو اپنے ہاتھوں ضائع کر دینا بھی ہے۔

خود کشی کے خیالات سے نمٹنا یا انہیں سمجھنا بہت مشکل ہو سکتا ہے۔بعض اوقات وہ عارضی ہو سکتے ہیں، لیکن وہ مضبوط ترغیبات اور تصورات بھی ہو سکتے ہیں جو بظاہر ناقابل برداشت درد سے نجات کا وعدہ کرتے ہوں مگر حقیقت اس سے برعکس ہوتی ہے۔درد میں انسانی جسم کو پر سکون کرنے کے لیے اکثر سکون آور ادویات دی جاتی ہیں یہ بھی اسی طرح کی کیفیت ہے۔

www.novelsclubb.com

یہاں تک کہ اگر آپ سوچتے ہیں کہ آپ کبھی بھی ان پر عمل نہیں کریں گے پھر بھی یہ نقصان دہ ہیں۔

تمام خود کشی کے خیالات کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔

جتنا جلد آپ ان پر توجہ دے سکیں گے اتنا ہی بہتر رہے گا۔
ان خیالات کی آگہی کے فوراً بعد آپ کو انہیں اپنے سے کوسوں دور رکھنے کے اقدامات کی ضرورت ہے۔
اگرچہ امید پر قائم رہنا مشکل ہو سکتا ہے، لیکن خودکشی کے خیالات پر قابو پانے کے طریقے موجود ہیں۔

اپنی زندگی کو ختم کرنے کے بارے میں خیالات کے خلاف لڑنے کے لئے کچھ اقدامات پر غور کرنا ضروری ہے۔ میں خودکشی کے خیالات مختصر اور طویل مدتی دونوں حکمت عملیوں کو دیکھتے ہوئے جامعہ بات کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

منہا کے کہنے کے ساتھ ہی پروجیکٹر پر سلائیڈز چلنے لگیں۔ اس نے پہلی سلائیڈ کے چلتے ہی پھر سے بولنا شروع کیا۔ اس کی آواز مستحکم تھی بغیر کسی لڑکھڑاہٹ کے بلند مگر پرسکون۔

"اپنے آپ کو خطرے سے دور کریں۔
خودکشی کے خیالات اس وقت سب سے زیادہ متاثر کن ہو سکتے ہیں جب آپ ممکنہ طور پر خطرناک علاقے یا صورت حال میں ہوں ٹرین کا انتظار کر رہے ہوں، گاڑی چلا رہے ہوں، بالکونی میں کھڑے ہوں، بندوقوں، ہتھیاروں، یا دیگر ممکنہ طور پر نقصان دہ اشیاء کے قریب ہوں۔

اگر ایسا ہے تو، خودکشی کے خیالات پر عمل کرنے کی صلاحیت کو کم کرنے کے لیے اپنے آپ کو اس علاقے یا صورت حال سے جسمانی طور پر ہٹا لیں۔
آپ کسی قابل اعتماد دوست یا گھر والوں سے ممکنہ طور پر نقصان دہ آلات مثلاً ہتھیار، رسی، نیند کی گولیوں وغیرہ کو دور کرنے کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

دوسری سلائیڈ چلی۔

"اپنی سانس کو آہستہ کریں۔
خودکشی کے خیالات خوفناک ہو سکتے ہیں، اور ان کا غالب آجانا آسان ہے۔ اپنی سانسوں کو سست کرنے سے آپ کے دل کی دھڑکن کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے، جبکہ جو بھی خیالات آپ کو گھیرے ہوئے ہیں ان سے آپ کی توجہ ہٹ جاتی ہے۔

اپنی سانسوں پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کے لیے چند گہرے سانس لیں اور باہر نکالیں—چار سیکنڈ اندر، چار سیکنڈ کے لیے روکیں، چار سیکنڈ باہر، چار کے لیے روکیں—دہراتے رہیں۔ اگر چار سیکنڈز بہت لمبے ہیں تو مختصر شروع کریں اور اس عمل کو دہراتے رہیں۔"

www.novelsclubb.com

منہااب کر کے بھی دکھا رہی تھی۔

تیسری سلائیڈ۔۔۔۔۔

"اپنی توجہ دوسری چیزوں پر مرکوز کریں۔

ایسا کرنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ آپ اپنی توجہ کسی اور چیز کی طرف دلوائیں۔اپنے آپ کو نقصان پہنچانے کے منفی خیالات سے دور کردیں۔

یہ شروع میں مشکل ہو سکتا ہے، لیکن آپ جتنا زیادہ مشق کریں گے آپ اپنے آپ کو ان ناپسندیدہ خیالات سے اتنا ہی دور کر سکیں گے۔"

منہا اب اگلی سلائیڈ کی طرف اشارہ کرتی بولنا شروع ہوئی۔

A. تصورات

سانس لینے پر توجہ مرکوز کرنے سے مدد مل سکتی ہے، خاص طور پر تصورات کے ساتھ مل کر۔ تصور کریں کہ آپ کے پھیپھڑے ہوا سے بھر رہے ہیں، آپ کا ڈایافرام بڑھ رہا ہے اور گر رہا ہے۔آپ جتنی زیادہ تفصیل شامل کریں گے، اتنا ہی بہتر ہے۔

اگر آپ اپنی سانسیں گن رہے ہیں، تو آپ نمبر لکھنے کا تصور بھی کر سکتے ہیں—

1,2,3,4...1,2,3,4...

www.novelsclubb.com

کچھ لوگوں کے لیے، اپنے آپ کو محفوظ اور پر سکون جگہ میں تصور کرنا، کسی ایسے شخص

کے ساتھ رہنا جس سے آپ محبت کرتے ہیں، یا اپنے عقیدے کی طرف دیکھنا مدد کر سکتا ہے۔

B. اپنے حواس کا استعمال کریں۔

اپنی آنکھیں چند لمحوں کے لیے بند کریں اور پھر انہیں کھولیں۔ آپ کے ارد گرد جو کچھ ہے اس پر اپنی توجہ مرکوز کریں۔

آپ جو کچھ دیکھتے ہیں اسے زیادہ سے زیادہ تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش کریں —زمین کی ساخت کیا ہے، دیواروں پر کیا رنگ ہیں، آپ کون سی آوازیں سن سکتے ہیں؟ تصور کریں کہ آپ کسی کتاب میں ایک منظر لکھ رہے ہیں اور جتنا ممکن ہو تفصیل سے لکھیں۔

آپ جتنا زیادہ حواس کو استعمال کریں گے، اتنا ہی زیادہ آپ اپنی توجہ کو تکلیف دہ خیالات سے ہٹا سکیں گے۔

www.novelsclubb.com

C. پٹھوں میں آرام

اکثر، جب آپ کو مغلوب محسوس ہوتا ہے تو آپ کے پٹھے اس کا احساس کیے بغیر سخت ہو جاتے ہیں۔(آپ کے کندھے یا جبڑے لچک سکتے ہیں، یا آپ اپنے ہاتھوں کو مٹھی میں جکڑ سکتے ہیں)۔

اپنے پٹھوں کو آرام دہ کرنے پر توجہ دیں۔اپنے سر سے شروع کریں اور آہستہ آہستہ ہر پٹھوں کے گروپ کو پر سکون کرنے کی کوشش کریں جو آپ کے نیچے کام کر رہے ہیں (چہرہ، جبڑا، گردن، کندھے، کمر، بازو، ٹانگیں وغیرہ)۔
آپ اپنے ہاتھوں کو اپنی گردن یا کندھوں کی مالش کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

قرآن پاک سے مدد لیں۔

ہمارے دین کی خوبصورتی کا اندازہ تو اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ذہنی بے سکونی کا بھی حل اس مقدس کتاب میں موجود ہے جس کو ہماری ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔

"سورت والضحی"

اگر آپ محض صرف اس کا ترجمہ ہی پڑھ لیں تو آپ کو اپنے رگ و پے میں ایک اطمینان سا سرائیت کرتا محسوس ہو گا یقین نہیں ہوتا تو آزما کے دیکھ لیں۔وہ سورت آپ کو ایک نئ امید دیتی ہے۔ایک نیا جزبہ کہ عنقریب آپ کا رب آپ کو بہترین سے نوازے گا اور آپ خوش ہو جائیں گے۔"

منہا نے سورت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا۔اور اگلے پوائنٹ کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"کسی ماہر نفسیات سے رجوع کریں۔

ان تمام مراحل کے علاوہ، کسی ماہر نفسیات تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ یہاں تک کہ اگر آپ سوچتے ہیں کہ خیالات اتنے سنجیدہ نہیں ہیں، ان کے بارے میں دوسروں کے ساتھ بات کرنا ان خیالات کی شدت کو دور کرنے کے لیے ایک اہم قدم ہے۔ اپنے آپ کو بند کرنے اور الگ تھلگ رہنے کے بجائے اپنے آپ کو ان لوگوں سے گھیر لیں جو آپ کی پرواہ کرتے ہیں۔ لوگوں کی مدد حاصل کرنے کے لیے آپ کو انہیں بتانا ہو گا کہ کیا ہو رہا ہے۔

ہیلتھ لائن یا کسی دوست کو کال کریں اور انہیں سمجھائیں کہ آپ خاصے مشکل وقت سے گزر رہے ہیں اور آپ کو ان کی مدد کی ضرورت ہے۔

دوست اور خاندان والے اکثر لوگوں سے ملنے جاتے ہیں جب وہ کینسر جیسی

www.novelsclubb.com

بیماریوں سے یا سرجری کے بعد صحت یاب ہوتے ہیں۔ اسی قسم کی مدد آپ کو ڈپریشن سے صحت یاب ہونے میں بھی چاہیے۔

پریشانیوں یا 'لاک اپ' ہونے کے خوف کو اپنے تک پہنچنے اور اپنے خودکشی کے خیالات کو دوسروں کے ساتھ شیئر کرنے سے گریز نہ کریں۔ دماغی صحت کے متعدد پیشہ ور افراد اور نگہداشت کی سطحیں ہیں جو مدد کر سکتی ہیں، جیسے کسی معالج کو تلاش کرنا اور اس سے بات کرنا۔ یہ بھی دیگر بیماریوں یا زخموں کے علاج کی طرح ہی ہے اس میں شرم کی کوئی بات نہیں۔

اپنے آپ کو بحالی کی یاد دلائیں۔

اپنے آپ کو یاد دلائیں کہ بحالی ممکن ہے۔ بہت سے انسانوں کے خودکشی کے بارے میں اسی طرح کے خیالات اور احساسات تھے، اور وہ بچ گئے- یہاں تک کہ وہ لوگ جنہوں نے متعدد بار اپنی جان لینے کی کوشش کی ہے، صحت یاب ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ذاتی اہداف کے بارے میں سوچیں.

ذاتی اہداف کے بارے میں سوچنا یعنی کہ goals سیٹ کرنا۔ایسے کاموں کے بارے میں سوچیں جن کو کرنے سے آپ کامیاب ہو سکتے ہیں اپنی توانائی کو مثبت جگہوں پر استعمال کریں مثلاً کوئی نیا مشغلہ اختیار کریں اور اس میں محنت کریں اس میں کامیابی کی صورت میں آپ کو اپنے اندر بہت سی مثبت سوچیں جنم لیتی محسوس ہوں گی۔"

سلائیڈز اب ختم ہو چکی تھیں۔ منہا نے بات کو اختتام کی طرف لے جاتے ہوئے چند مزید باتیں کیں۔

www.novelsclubb.com

"دماغی صحت کے مسائل یعنی ڈپریشن، بے چینی، اور منشیات کے مسائل کا علاج کروانا ضروری ہے۔ صرف اپنے فیملی ڈاکٹر کو دیکھنا کافی نہیں ہو سکتا۔ دماغی صحت کے ماہر، جیسے کہ ماہر نفسیات سے مل کر مدد لی جا سکتی ہے۔

آخر میں ایک بات یاد رکھیں آپ کے لیے سب سے زیادہ آپ ضروری ہیں کوئی بھی کام چاہے پڑھائی ہو یا جاب آپ کی ذہنی و جسمانی صحت سے زیادہ اہمیت کا حامل نہیں ہو سکتا۔ آپ ہیں تو دنیا ہے آپ نہیں تو سمجھیں دنیا نہیں۔
شکریہ"

اس کے بات ختم کرتے ہی پورا آڈیٹوریم تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا تھا۔ وہاں موجود کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا جس کے ہاتھ اس وقت تالیاں بجانے میں مصروف نہ ہوتے یا جس کی آنکھوں میں منہا کے لیے ستائش نہ ہوتی۔ وہ پچھلے چند دن سے جتنے بھی طلباء کے لیکچرز سن رہے تھے ان میں منہا بہترین تھی یہ فیصلہ کرنے میں ان کو ذرا بھی دقت نہ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اب سٹیج سے اتر کر اپنے پروفیسر سے مل رہی تھی حاشر، عالیہ، نگہت بیگم اور سلمیٰ بیگم اب آڈیٹوریم سے باہر جاتے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے عالیہ نے اسے میسج کر دیا تھا کہ وہ باہر ہی آجائے۔

"ماشاءاللہ میں تو ایسے ہی اپنی بچی کو ڈانٹتی رہتی ہوں یہ تو اتنی اچھی باتیں کرتی ہے۔" نگہت بیگم باہر آتے ہی بڑے بھول پن سے بولی تھیں انہیں منہا کے انداز نے ششدر کر دیا تھا۔

"جی امی اسی لیئے کہتا ہوں آپ کو میری بہنوں کو مت ڈانٹا کریں یہ بہت قابل ہیں دیکھئیے گا بہت آگے جائیں گی۔" حاشر نے فخریہ لہجے میں کہا تھا۔عالیہ کو اپنے بھائی کے اس انداز پر بڑا پیار آیا بھلا مرد کہاں برداشت کرتے ہیں گھر کی عورت کا خود سے آگے نکل جانا لیکن وہ مختلف تھا کیونکہ وہ بھائی تھا ایک ایسا بھائی جس کی خواہش تھی کہ اس کی بہنیں اس سے ہمیشہ ایک قدم آگے رہیں۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی لمحوں بعد منہا ان کے پاس پہنچ چکی تھی اور اب سب سے داد وصول کر رہی تھی۔

"آئی ایم پرؤڈ آف یو۔" حاشر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔اس کے چہرے سے اس کی خوشی جھلک رہی تھی۔ منہا کی آنکھوں میں اس بے لوث محبت پر آنسو سے آنے لگے، تو کیا ہوا جو اللہ نے اسے حقیقی بھائی نہیں دیا تھا۔حاشر اسے ہر ایک سے زیادہ عزیز تھا۔اس کی زندگی کا وہ کون سا پہلو تھا جہاں حاشر نے اس کی راہ نمائی نہ کی ہو۔وہ اپنی عمر سے زیادہ میچور تھا اس کی وجہ شاید اس کا پروفیشن تھا۔ایک استاد تب تک استاد کہلوانے کے لائق نہیں ہو سکتا تھا جب تک وہ اپنی زندگی کے تمام معاملات میں سنجیدہ نہ ہو جب تک وہ یہ نا سمجھ جائے کہ وہ اپنے طلباء پر ایک گہرا اثر چھوڑنے والا ہے اور حاشر ایک ایسا استاد تھا جو اپنے شاگردوں کے لیے ایک بہترین رول ماڈل بن سکتا تھا۔ کیونکہ وہ عزت کرنا اور کروانا جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جیلانی ہاؤس کے لاؤنج میں اس وقت گھر کے تمام افراد موجود تھے۔فاریہ، فواد، فاخرہ بیگم اوران کے شوہر بھی وہیں موجود تھے۔ایل سی ڈی سے فون attach کیے وہ سب اس وقت منہا کی تقریر بڑے غور سے سن رہے تھے عرفان تایااور غفران صاحب کے چہرے کے تاثرات بتاتے تھے کہ وہ حیران ہیں۔یوں جیسے ان کو یقین نہ آتا ہو کہ یہ سکرین پر موجود چہرہ ان کے گھر سے تعلق رکھتا ہے۔حاشر نے ویڈیو کچھ اس انداز سے بنائی تھی کہ دیکھنے سے لگتا تھا ٹی وی کا کوئی پروگرام ہو۔

فصیح زینیااور سامعہ ایل سی ڈی کے بلکل سامنے زمین پر بیٹھے تھے۔سب سے بڑے صوفے پر عرفان صاحب، غفران صاحب اور فراز صاحب بیٹھے تھے جبکہ باقی صوفوں پر سجاد صاحب گھر کی باقی خواتین فواد اور حاشر بھائی بیٹھے تھے۔منہااور فاریہ ڈائننگ ٹیبل کی کرسیاں رکھے وہیں بیٹھی تھیں۔سب موجود تھے مگر عالیہ صاحبہ اس وقت بھی کمرہ بند کیے پڑھنے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

سینٹر ٹیبل پر چائے اور دیگر لوازمات رکھے گئے تھے جن کی طرف کسی کی توجہ نہ تھی چائے کی پیالیوں کو اپنے ہاتھ میں تھامے وہ اسی کو سن رہے تھے اور اس کے تاثرات عجیب سے تھے۔ کیونکہ وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی کہ بغیر رکے، بغیر لڑکھڑائے وہ یہ سب ایک flow میں کیسے بول پائی تھی؟ کیا یہ اللہ کی طرف سے دیا گیا کوئی خاص تحفہ تھا؟ منہا نے اس وقت، اس لمحے خود کو تشکر کے احساس تلے دبا ہوا محسوس کیا، اور اب وہ جانتی تھی کہ وہ ڈاکٹر کیوں نہیں بن پائی تھی۔ ڈاکٹر بننا ہر کسی کی کامیابی نہیں ہوسکتی کچھ لوگوں کے لیے غلط پروفیشن اختیار کرلینا زندگی بھر کا نقصان بن جاتا ہے لیکن اللہ نے منہا کو اس نقصان سے بچا لیا تھا۔ اسے وہ راہ دکھادی گئی تھی جس پر چل کر اسے اپنا اس دنیا میں آنے کا مقصد پورا کرنا تھا۔

ویڈیو ختم ہوچکی تھی لاؤنج میں بیٹھے افراد بھی اب تالیاں بجا رہے تھے۔ ایک سکوت سا ٹوٹا تھا جس نے سب کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا حاشر عرفان اور غفران صاحب کو اپنی جانب متوجہ کرچکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابو میں چاہتا ہوں کہ منہا اپنا ایک یوٹیوب چینل سٹارٹ کرے میں اس کے ٹیلینٹ کو ویسٹ نہیں ہونے دینا چاہتا۔" حاشر نے ادھر ادھر کی باتوں کہ بجائے سیدھی بات کہی تھی اور وہاں بیٹھے سب لوگوں کے لیے ہی وہ انوکھی تھی منہا تک کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ حاشر یہ سوچ بیٹھا ہے۔

"مطلب کیا ہے اس بات کا مجھے سمجھ نہیں آئی۔" عرفان صاحب نے چہرے پر الجھن لیے یہ سوال کیا تھا وہ اس کا مطلب نہیں سمجھ پائے تھے۔

"مطلب یہ ابو کہ یہ اتنی اچھی counseling کرتی ہے اسے چاہیے کہ یہ ویڈیوز بنا کر لوگوں کی مدد کرے کیونکہ آج کل کے نوجوانوں کو اس کی ضرورت ہے۔ اور ویسے بھی یہ ہمارے انبیاء کا پیشہ تھا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو لوگوں کو راہ راست پر لاتے تھے تو پھر اگر اللہ نے ہمیں یہ صلاحیت دی ہے تو ہم کیوں نہیں۔" حاشر نے ان سب کو اپنی بات کا مطلب سمجھایا تھا۔ منہا چپ

www.novelsclubb.com

تھی وہ کیا بولتی یہ سب تو کبھی اس کے ذہن میں بھی نہیں آیا تھا پھر حاشر بھائی کہ ذہن میں کب اور کیسے آیا۔

"اچھا تو یہ چاہتے ہو، بھئی تم چیز کیا ہو ہر اگلے دن اپنی بہنوں کی کوئی نئی گزارش لیے مجھ سے لڑنے آجاتے ہو، کیا چاہتے ہو تم۔" عرفان صاحب ہنکارہ بھرتے بولے اور ساتھ میں غفران صاحب کو اشارہ کیا کہ بھئی تمہاری اولاد کا معاملہ ہے خود فیصلہ کرو۔

"لیکن یہ منہا کی نہیں میری خواہش ہے ابو" حاشر نے منہا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو تم کیا کہتی ہو منہا اس بارے میں؟" غفران صاحب کے پوچھنے پر منہا نے تحمل سے جواب دیا تھا۔

"جی ابو بھائی کہہ تو صحیح رہے ہیں میں نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا باقی آپ کی جو مرضی۔" منہا نے سعادت مندی کا مظاہرہ کیا تھا۔

غفران صاحب نے سر کو اثبات میں جنبش دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بنالو ویسے بھی اگر تمہارے الفاظ کسی کے کام آجائیں تو اچھی بات ہے۔
"

"بہت شکریہ چاچو بات کو سمجھنے کے لیے۔" حاشر ممنون سا بولا۔اس کے بعد سب لوگ اپنی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔چائے کا دور دورہ پھر سے چل نکلا۔

کچھ دیر بعد حاشر اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا تو منہا بھی دوڑی دوڑی اس کے پیچھے ہی آگئی۔اسے پوچھنا تھا کہ حاشر نے یہ سب کب سوچا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" وہ ابھی سیڑھیاں چڑھنے ہی والا تھا جب منہا نے اسے پیچھے سے آواز دی۔

"ہاں جی ضرور کہو کیا کہتی ہو۔" حاشر بہت خوش گوار لہجے میں بولا۔

"آپ کے ذہن میں یہ بات کب اور کیسے آئی کیا آپ نے یہ بات آج کی تقریر کے بعد سوچی ہے؟" منہا نے شکی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھا کیوں کہ اتنا تو وہ جانتی تھی کہ حاشر نے آج ہی یہ فیصلہ نہیں کیا تھا۔ وہ ہر چیز کے بارے میں بہت سوچ اور سمجھ کر فیصلہ کرتا تھا۔

"نہیں۔" حاشر نے یک لفظی جواب دیا تھا۔

"تو پھر کب؟" منہا نے اگلا سوال ڈالا۔

"اس دن جب تم عالیہ کو سمجھا رہی تھی مجھے یاد نہیں ہے لیکن میں کسی کام سے آیا تھا تم لوگوں کے کمرے میں لیکن تمہاری اور عالیہ کی اتنی گہری گفتگو میں خلل نہ ڈالنے کا فیصلہ کرتے ہوئے میں رک گیا۔ ہاں شاید یہ غلط بات ہے مجھے یوں تم لوگوں کی باتیں نہیں سننی چاہیے تھیں لیکن میں روک نہیں سکا خود کو تمہارے الفاظ کسی کو بھی روک لینے کی طاقت رکھتے ہیں میں تو پھر عام سا بندہ بشر ہوں۔" حاشر نے گویا پورا واقع سنا کر اس کی تعریف کی تھی۔ منہا کی کیفیت عجیب ہونے لگی بھلا کیا واقعی وہ اتنی عزت کی حقدار تھی؟ چند لمحے خاموشی کی نظر ہوئے اور پھر منہا کی آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتی کہ مجھے کس کس بات اور کس کس موقع کے لیے آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے لیکن بھائی میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گی کہ آپ ایک بہترین مرد ہیں اللہ آپ کو اتنی کامیابیاں دے کہ آپ سے سمیٹی نہ جائیں۔" منہا نے جذب سے کہا تھا۔ حاشر مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھ گیا۔

"آمین اور تمہیں بھی میری بہن، تمہیں مجھ سے زیادہ آگے جانا ہے اپنی کمر کس لو۔" حاشر کہہ کر اوپر چلا گیا اور منہا وہیں اس کی بات سمجھنے کے لیے کھڑی رہ گئی۔

اب آپ جیلانی ہاؤس کے مکینوں کو یہیں چھوڑے ذرا 277 کیلو میٹر دور بیٹھے ان کے لخت جگر کو دیکھیں تو سہالہ پولیس کالج کے ہاسٹل کے کمرے میں بیٹھا وہاج اس وقت کانوں میں ہینڈ فری لگائے لیپ ٹاپ اپنے سامنے رکھے منہا کے الفاظ کی تاثیر میں گم تھا۔ وہ قطعاً نہیں جانتا تھا کہ وہ لڑکی جو اسے بے وقوف سی لگتی تھی اس قدر میچور تھی۔ وہاں بیٹھے اس کی وہ باتیں، وہ لہجہ سنتے وہاج نے یہ اعتراف کیا تھا کہ چند دن پہلے حاشر نے جب اس سے کہا تھا کہ وہ اپنی بہن کے لیے بہترین چاہتا ہے تو

اس نے بلکل ٹھیک کہا تھا۔ وہ ایسی تھی جسے بہترین دیا جاتا، اور اپنی ذات میں مغرور سے وہاج کو بھی اس وقت اپنا آپ اس کے قابل نہیں لگا تھا۔

یہاں آکر اس کا پورا دن محنت مشقت کرتے ہی گزرتا تھا۔ وہ پہلے سے کسرت کرنے کا عادی تھا۔ باقاعدہ جم جانا، روز کی دوڑ اس کی عادات میں شامل تھے۔ لیکن یہاں کا حساب اور تھا دن چھڑنے سے پہلے ہی سارے افسر گراؤنڈ میں جمع ہو جاتے تھے جس کہ بعد مارننگ پریڈ اور چند exercise ڈرل کے بعد ناشتہ ہوتا تھا اس کے بعد چند کورس کی کلاسز ہوتی تھیں۔ جن میں سے ایک کلاس evidence collection کی تھی اور وہاج کو سب سے زیادہ یہی کلاس پسند تھی۔ گرمیوں کے دنوں میں ٹریننگ خاصی مشکل تھی۔ سخت دھوپ میں جب mock activities ہوتی تھیں تو ان سب کو لگ پتا جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہاج کے کمرے میں اس کے علاوہ پانچ اور لوگ مقیم تھے جن میں سے ایک ارحم دلاور تھا۔ گزرے دنوں میں وہاج اور اس کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔ وہ

ایک مشہور سرمایہ دار دلاور حسین کا بیٹا تھا۔اس کے چچا پنجاب کے exterior minister تھے۔اس کے باقی روم میٹس بھی کافی امیر خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن وہاج کی وہاں زیادہ دوستی ارحم سے ہی ہوئی تھی۔اس میں بھی زیادہ محنت ارحم ہی نے کی تھی ورنہ وہاج کا دوست بننا اتنا آسان کام نہیں تھا۔

ارحم ایم اے پولیٹیکل سائنس باہر سے کر کے آیا تھا۔اس کے بعد اس نے pms کے پرچوں کی تیاری کر کے امتحان دیا تو اس کا پورے پنجاب میں چوتھا نمبر آیا تھا پہلے دو لوگوں کو وہ جانتا تھا وہ اس کے ساتھ ایک ہی کالج سے پڑھے تھے مگر وہاج جیلانی اس کے لیے ایک نیا نام تھا۔وہ نہ تو اس کے خاندان سے واقف تھا نہ اس کے نام سے یہی وجہ تھی کہ کالج میں آتے ہی اس نے وہاج سے دوستی کا فیصلہ کیا تھا اور حقیقت تو یہ تھی کہ پہلی ہی ملاقات میں وہ اس سے خاصا متاثر ہوا تھا اور پھر خدا کی کرنی کہیے یا کیا وہ ایک ہی کمرے میں ساتھ رہنے والے تھے جس سے ارحم کو وہاج کو بہتر طور پر جاننے کا موقع ملا،اور وہاج زندگی میں پہلی مرتبہ بالاج کے سوا کسی اور

www.novelsclubb.com

کو اپنا اچھا دوست سمجھنے لگا تھا۔ لیکن کیا وقت کو ان کی یہ دوستی منظور تھی ؟ کیا قسمت میں ان کا ساتھ رہنا ممکن تھا؟

وہاج کو جو پہلا تاثرار باز کو دیکھ کر ملا تھا وہ اگلے کچھ ہی دنوں میں زائل ہو گیا تھا اس کی آنکھوں کا وہ عجیب تاثراب وہاج کی آنکھوں میں نہیں آتا تھا۔

◆◆◆◆

"تو مطلب ہماری سامعہ اپنے سکول میں پہلے نمبر پر آئی ہے ؟" تائی امی نے خوشی سے پر آواز میں منہا سے پوچھا تو منہا نے زور و شور سے سر اثبات میں ہلا دیا۔ وہ اس وقت سامعہ کے گرد باز و لپٹائے کچن کے دروازے میں کھڑی تھی ایک گھنٹہ پہلے ہی سامعہ کا میٹرک کا رزلٹ آیا تھا۔ اب تک اسے دو لوگوں کی طرف سے مبارکباد کی کال موصول ہو چکی تھی جو اس بات کی یقین دہانی تھی کہ سامعہ پورے سکول میں فرسٹ پوزیشن حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ منہا کا چہرہ خوشی سے

www.novelsclubb.com

پھول کر غبارہ بنا ہوا تھا۔ چھوٹے بہن بھائیوں کی کامیابی دراصل بڑے بہن بھائیوں کی ہی تو ہوتی ہے۔ جب وہ زندگی میں کچھ اچیو کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے انھوں نے ہی وہ اچیو کیا ہو۔ منہا کا بھی یہی حال تھا اسے لگتا تھا جیسے پوزیشن سامعہ کی نہیں اس کی آئی ہے۔

"ماشاءاللہ میرے بچوں کو اور کامیابی عطا فرمائے آمین امی تو تمہاری ابھی فاخرہ کی طرف گئی ہے ایسا کرو فصیح کو لے کر تم دونوں بھی ہو آؤ اپنی پھوپھو کو بھی تو سناؤ یہ خوشی کی خبر، اور ہاں یہ بتاتی جاؤ کہ کھانے میں کیا پکاؤں آج تمہاری مرضی کا بناتے ہیں کھانا۔" تائی امی کتنا خوش تھیں اس کا اندازہ ان کی آخری بات سے لگایا جا سکتا تھا کیونکہ گھر میں کھانا روز تایا ابو کی مرضی کا بنتا تھا آج یہ عنایت اگر پر ہوئی تھی تو یقیناً یہ خاص موقع تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی ٹھیک ہے تائی امی مگر چاچی کدھر ہیں ان کو بھی تو بتانا ہے۔" اب کہ سامعہ نے چاچی کی غیر موجودگی کا نوٹس لیا تھا۔

"اس کے ابو کہ طبیعت بہت زیادہ خراب ہے وہ تمہارے چچا کے ساتھ ہسپتال گئی ہے دعا کرو تم لوگ بھی ان کے لیے۔ زینیا کے سر میں درد تھا وہ تو سو گئی ہے فصیح کو اپنے ساتھ لے جاؤ تا کہ اس کا دھیان بٹا رہے۔"

صحیح کہتے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ گھر کی بڑی بہو ہی وہ ذریعے ہوتی ہے جو یا تو سب کو ایک مٹھی کی مانند جوڑ دیتی ہے یا کاغذ کے پرزوں کی مانند ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔ نگہت بیگم گھر والوں کو جوڑ دینے والوں میں سے تھیں۔ گھر کا چاہے چھوٹا بچہ ہو یا کوئی بڑا مرد وہ ہر ایک کی فکر کرتی تھیں ان کو جیسے ہر وقت سب کا پتہ ہوتا تھا کہ کون اس وقت کہاں ہو گا کیا کر رہا ہو گا. اور اگر ایسا نہیں ہوتا تھا تو وہ بوکھلائی ہوئی پھرتی تھیں کہ ہائے یہ بتائے بغیر کہاں چلے گئے۔

سلمی بیگم اور فریحہ بیگم کو تو کبھی مانو اپنے بچوں کے کھانے پینے یا سونے جاگنے کی فکر ہی نہیں رہی تھی یہ سب چیزیں نگہت بیگم ہی دیکھا کرتی تھیں۔ ان کی عمر اب خاصی ہو چکی تھی۔ گھر کہ کام اب ان سے کم ہی ہوتے تھے مگر وہ سب کا خیال رکھنا نہیں چھوڑ پائی تھیں یا شاید یہ ان کی فطرت تھی اور پھر فطرتیں کہاں بدلتی ہیں؟

www.novelsclubb.com

منہا نے تائی امی کی بات پر عمل کرتے ہوئے فصیح کو آواز دی اور خود اپنا حلیہ درست کرنے اوپر چلی گئی سامعہ بھی اپنے کمرے کی جانب چل دی جہاں زینیا سو رہی تھی۔

کچھ لمحوں بعد وہ تینوں پھوپھو کے گھر کی طرف چل دیے۔ جہاں منہا کو بلکل مزہ نہیں آنا تھا کیونکہ اس کے بہن بھائی آفس میں تھے۔

◆◆◆◆

رات کے تقریباً ساڑھے آٹھ کا وقت تھا۔ وہ سب اس وقت چھت پر موجود تھے رات کا کھانا کھائے ان کو چند ہی منٹ گزرے تھے جب فاریہ اور فواد سامعہ کو مبارکباد دینے کی غرض سے اپنی اپنی تشریف کا ٹوکرا پھر سے جیلانی ہاؤس لے آئے تھے۔ فاخرہ بیگم سہی کہتی تھیں وہ جب تک روز جیلانی ہاؤس کا نظارہ نہیں کرتے تھے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو سکون نہیں ملتا تھا۔ گھر کے باقی

www.novelsclubb.com

افراد لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور یہ عوام ٹھنڈی ہوا سے، موسم خاصا خوش گوار تھا۔

اگست کا مہینہ شروع ہونے والا تھا برسات کی آمد آمد تھی کبھی ہوا رک جاتی اور موسم کو گھٹن زدہ کر دیتی تو کبھی یوں چلنے لگتی کہ ہر ایک کا مزاج خوش گوار سا ہو جاتا اور جیلانی ہاؤس کے مکین تو ویسے بھی آج بڑے خوش تھے یوں اس ہوا نے ان کے دل کو سکون سا پہنچایا تھا۔

"ویسے ٹریٹ تو بنتی ہے سامعہ باجی۔" فواد صدا کا بھوکا ٹریٹ مانگ رہا تھا اسے شاید اس کے علاوہ اور کوئی کام نہیں آتا تھا۔

"تو آپ ذرا جلدی آجاتے نا فواد بھائی کیوں کہ تائی امی نے تو آج ہم سب کو ٹریٹ دے ہی دی ہے اب یہ آپ کی غلطی ہے کہ آپ نہیں آئے۔" فصیح نے جیسے فواد کے دل پر وار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب تم لوگوں نے میرے بغیر ہی دعوت اڑا لی؟" وہ صدمے میں تھا بھلا ایسا کون کرتا ہے فواد کے بغیر کوئی کیسے اچھا کھانا کھا سکتا ہے؟ کیا یہ اس کے ساتھ بے وفائی نہیں ہے؟

"نیچے کھانا پڑا ہوا ہے کہو تو کا دوں؟" منہا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو بی بی اب مجھے بچے ہوئے کھانے پر مت ٹرخاؤ میں تو ٹریٹ لوں گا۔" فواد نے ہاتھ اٹھا کر اسے منع کرتے ہوئے کہا۔

"جیسی تمہاری مرضی تائی امی نے گولا کباب اور ملائی بوٹی بنائی تھی لیکن تم نے تو نہیں کھانا نا۔ بچا ہوا کھانا آو فاریہ تم تو کھاؤ گی نا؟" منہا نے کندھے آچکا کر کہتے ہوئے فاریہ سے پوچھا جس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں کیوں نہیں میں ان لوگوں میں سے نہیں جو ناشکری کریں۔" فاریہ نے فواد کو دیکھ کر کہا اور منہا کے ساتھ نیچے جانے کے لیے آگے بڑھی فواد کو ان پر بڑا غصہ آیا۔ آئی بڑی ناشکرے لوگ کہنے والی ہنہہ بد تمیز بہن۔

"میں بھی آ رہا ہوں مجھے ابھی ابھی احساس ہوا ہے کہ ٹریٹ تو بعد میں بھی لی جا سکتی ہے اس وقت بڑی مامی کے ہاتھ کہ کھانے کو کوئی کافر ہی انکار کرے گا چلو چلتے ہیں۔" فواد اب ان کے ساتھ نیچے جانے کے لیے پر تول رہا تھا۔

"اچھا بس ختم کرو ڈرامے جا کر میرے کمرے میں بیٹھ میں گرم کر کے لاتی ہوں کھانا۔" منہا نے اسے گھر کا کون کہہ سکتا تھا وہ اس سے چھوٹی ہے؟ کیسے حکم چلاتی تھی جیسے بڑی بہن ہو۔

www.novelsclubb.com

لیکن یہ بھی اس ماں ہی کا کمال تھا جو فواد نے اسے دے رکھا تھا۔ فواد کی محبت ایسی ہی تھی وہ جس سے بھی پیار کرتا تھا اس کے ساتھ بے تکلف تھا ان سے اپنی بے عزتی بھی کروا لیتا تھا صرف اس لیے تا کہ ان کے چہرے پر مسکراہٹ آ سکے وہ حاشر سے بہت مختلف تھا۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ منہا کا بھائی تھا اور

بے شک وہ منہا کو کھلے عام سپورٹ نہیں کرتا تھا، مگر وہ اس کا خیر خواہ تھا، وہ اس کی عزت کرتا تھا۔اور بہنوں کی عزت کرنے والے بھائی سب سے اچھے بھائی ہوتے ہیں۔

◈◈◈◈

سہالہ پولیس کالج اس وقت اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جم کے کھڑا تھا۔موسم برسات میں بارش کے بعد کا چمکتا ہوا سورج اس کے ہلکے بھورے رنگ کو بڑا روشن دکھا رہا تھا۔ٹریننگ بلاک میں اس وقت ان کی ثبوت جمع کرنے والی کلاس ہو رہی تھی حسب معمول وہاج تندہی سے ٹرینز کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا۔

وہاں کا منظر اس وقت واقعی جائے وقوعہ لگ رہا تھا۔ایک طرف بنے گیسٹ ہاؤس کو پولیس کی پیلے رنگ والی پٹی لگا کر باقی جگہوں سے واضح کر دیا گیا تھا اس باؤنڈری

کے اندر داخل ہوئے ہر شخص کے پیروں میں ڈسپوزیبل موزے، ہاتھوں میں دستانے اور وردی کی جیبوں میں سیمپل بیگ تھے۔

باریک بینی سے وقوع کا جائزہ لیتے وہاج نے گیسٹ ہاؤس کے داخلہ دروازے کے قریب رکھے گملوں کو غور سے دیکھا وہاں پہلی نظر ڈالنے پر ایک عام انسان کو کچھ نظر نا آتا مگر نہ تو وہ عام تھا اور نہ اس کی نظر۔۔۔۔وہ ایک پولیس والا تھا اس کا کام بال کی کھال نکالنا تھا اس کی نظر ایک عام انسان کی نظر سے تیز تھی یہ اس نظر کی بات نہیں جو ڈاکٹر سے چیک کروائی جاتی ہے یہ اس نظر کی بات ہے جو investigation کے شعبہ سے وابستہ کسی بھی فرد کی ہوتی ہے۔اس نے اپنے سفید دستانے والے ہاتھ سے دو گملوں کے درمیان موجود اس جگہ کو ٹٹولا جو بے شمار پتوں سے ڈھکی تھی پتوں کے منظر سے ہٹتے ہی اسے اپنی مطلوبہ چیز نظر آگئی تھی وہ کوئی چھوٹی سی چپ تھی میموری کارڈ کہنا غلط نہ ہوگا پینٹ کی جیب سے بیگ نکالتے اس نے چپ بیگ میں ڈالی اور گھر کے اندر داخل ہوا اس کے ساتھی اس سے پہلے ہی گھر کے اندر داخل ہو چکے تھے۔ان کی نظریں ایسے ایویڈینس پر پڑی تھیں جو غیر ضروری تھے۔

www.novelsclubb.com

ابتدائیہ اسباق میں ان کو ایویڈینس کی اقسام بتائی گئی تھیں۔

ایویڈینس دو طرح کے ہو سکتے ہیں۔ایک وقوع سے بے شمار ایویڈینس نکالے جا سکتے ہیں مگر کیا وہ سب کیس کو حل کرنے میں کارآمد ہوتے ہیں؟ نہیں بلکہ اس کا فیصلہ آفیسر کو خود کرنا ہوتا ہے کیس کی نوعیت کے حساب سے ایویڈینس کا تعلق کیس کی کڑیوں سے کتنا مضبوط ہے اس بناء پر ایویڈینس کلیکشن وہ کا فیصلہ کرتے ہیں۔

اس بار جائے وقوعہ کسی غیر ملکی ایجنٹ کا گھر تھا۔یعنی ان کو ایسے ایویڈینس اکھٹے کرنے تھے جن میں وہ حساس معلومات کو محفوظ رکھ سکتا تھا۔وہاج نے اپنے علم کے مطابق سب سے پہلے گھر کی داخلہ حصّہ کا جائزہ لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے کیسز میں ایک مجرم جو خود ثبوت اکھٹے کرنے ماہر ہو اس کے چھوڑے ثبوتوں کو ڈھونڈنا اتنا آسان کام نہ تھا۔

ایسے لوگ اپنی تمام حساس معلومات کو گھر سے باہر چھپاتے ہیں کیونکہ چھاپا گھر کے اندر پڑتا ہے گھر کہ باہر نہیں۔

وہاج پورے گھر کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد باہر واپس آکر ٹریز کو اپنے ڈھونڈے دو ایویڈینس دے چکا تھا ایک چپ اور دوسرا وہ ہیڈن کیمرے والا پین جو لائبریری کے ٹیبل پر رکھے پین ہولڈر میں موجود بہت سے پینز میں سے ایک تھا۔

میں ایسے ہی نہیں تمہیں vigilant کہتا وہاج "تمہاری۔ قوت بینائی ایک بہترین انویسٹیگیشن آفیسر جیسی ہے مجھے یقین تھا کہ تمہارا دھیان سب سے پہلے ایسی ہی جگہوں پر جائے گا اندر موجود باقی تمام آفیسر مجرم کو عام سمجھتے ہوئے ایسے ایویڈینس لائیں گے جن کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا میں نے آئی جی صاحب سے تمہاری اس خوبی کا ذکر کیا تھا عین ممکن ہے کہ وہ جلد تمہیں اپنے دفتر میں بلائیں، یہ سب اس لیے بتایا ہے تاکہ تم تیار رہو۔"ٹریز نے باقی سب کو باہر آتے دیکھ بات کو ختم کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ان شاءاللہ سر میں تیار رہوں گا۔" وہاج نے سیلیوٹ "کرتے اپنے قدم باؤنڈری سے باہر کی طرف بڑھائے۔

دستانوں اور موزوں کو اتار کر باؤنڈری سے باہر موجود ایک طرف رکھے ٹریش کین میں پھینکتا ہوا وہ اب میس کی طرف جارہا تھا جب پیچھے سے اسے مانوس قدموں کی

چاپ محسوس ہوئی وہ اب ان قدموں کی چاپ سے اس قدر مانوس ہو گیا تھا کہ ایک لمحہ لگائے بغیر دور سے ہی پہچان جاتا تھا حسب توقع اس کے کندھے پر دھپ لگاتے ہوئے اب وہ بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹے اس کے ساتھ ہم قدم تھا۔

ویسے سہی کہتے ہیں سب ایویڈینس کو لیکشن کے "سکندر ہو تم ودان نوٹائم وہ ثبوت لے آتے ہو جو ہمیں ڈھونڈے سے بھی نہ ملیں کیسے کرتے ہو یار مجھے بھی تو پتا چلے۔" ارحم ہی وہ شخص تھا اس پورے کالج میں جو وہاج کے ساتھ اتنا بے تکلفانہ انداز اختیار کر سکتا تھا۔ ورنہ اس کے چہرے کے تاثرات ہی ایسے تھے کہ جیسے سب کو کہتا ہو بھائی دور رہو خوش رہو۔ وہ بدلحاظ نہیں تھا بس وہ ایک خول میں بند تھا جس کے اندر موجود شخص کو بس گنے چنے افراد ہی جان سکتے تھے۔ ارحم اب ان افراد میں سے ایک تھا۔

www.novelsclubb.com

"خیر مجھے ایسا کچھ نہیں لگتا یہ سب تم لوگوں کی کہی باتیں ہیں ورنہ بات تو یہ ہے کہ تم لوگ ہو ہی بے وقوف۔۔۔۔ اور رہی بات راز کی تو وہ یہ ہے کہ بھائی تم کیس کی نوعیت کا اندازہ لگا کر ایویڈینس پر غور کیا کرو نا۔ مطلب دیکھو اگر جائے وقوعہ پر

قتل ہوا ہے تو وہاں کے ایویڈینس کیا ہونے چاہئیں؟" وہاج نے سمجھانے والے انداز میں بات کی تھی اس کے پوچھنے پر ار باز بولا۔

"وہ ہتھیار جس سے قتل کیا گیا۔" وہاج نے اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"یہی تو بات ہے تم لوگ قاتل کے مس گائیڈ کرنے پر مس گائیڈ ہو جاتے ہو کیا وہ پاگل ہے جو اپنا استعمال شدہ ہتھیار کرائم سین پر چھوڑے گا نہیں یار بلکہ وہ مس گائیڈ کرتا ہے فیک weapon چھوڑ کر۔" وہاج اور ار باز اب کے میس میں داخل ہو چکے تھے۔ میس کے اندر داخل ہوتے وہی دائیں جانب بنے بہت سے واش بیسن کی طرف بڑھتے ہوئے وہاج پھر سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"سب سے پہلے تمہیں ایسے سین پر تین چیزوں کو تلاشنا ہے وہ تاثر جو اس بات کی گواہی دے کے یہاں کوئی حادثہ پیش آیا ہے اگر تو قاتل اور مقتول کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی ہے تو بہت آسانی سے متاثرہ جگھوں پر موجود فنگر پرنٹس یا فٹ پرنٹس

حاصل کیے جا سکتے ہیں۔" وہ دونوں اب ہاتھ دھو چکے تھے۔ میس کے اندر بائیں جانب کھانا موجود تھا۔ بڑے بڑے برتنوں میں موجود کھانے کو تمام آفسر اپنی منشاء کے مطابق پلیٹ میں نکالتے کچھ آگے رکھے ٹیبلوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ان دونوں نے بھی اپنی اپنی بھوک کے مطابق پلیٹ میں کھانا نکالا اور قدرے کونے والے میز پر بیٹھ گئے۔ باہر سے چھن کے آتی دھوپ وہاج کے چہرے پر گرنے لگی۔ اس کا گندمی رنگ یہاں آنے کے بعد مزید پکا ہو گیا تھا سارا سارا دن دھوپ میں رہنے کے باعث اس کی جلد جل سی گئی تھی مگر وہ اپنے متناسب سراپے کے ساتھ وجیہہ لگتا تھا۔ وہ عام سا مرد تھا جس کے نقوش بلکل نارمل تھے اس کو خاص اس کی آنکھوں میں موجود ایک عجیب سی کیفیت بناتی تھی۔ کچھ کر گزرنے کی کیفیت جیسے کوئی انسان اپنے اندر بہت سی توانائی رکھتا ہو جو کبھی اپنی محنت نہ روکنے کا قائل ہو!

www.novelsclubb.com

اور ہاں اس کے چہرے کی سنجیدگی اس کی متاثر کن شخصیت کی سب سی بڑی وجہ تھی اس کے چہرے پر کرختگی نہیں تھی بس ایک بہت پکا، جما ہوا تاثر تھا جو لوگوں کو ان کی حد میں رہنے کا کہتا تھا۔

اس سے بات کرنا ایک مشکل کام تھا۔ کچھ لوگوں سے بات کرنا بہت مشکل ہوتا ہے ان کی وائب عجیب سی ہوتی ہے جسے دیکھتے ہی بندہ جان جائے کہ اس آدمی کو زیادہ بات کرنا نہیں پسند یہ reserved ہے اور اسے اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ آپ اس کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

ارحم کی اس میں دلچسپی کی وجہ یہی ساری باتیں تھیں۔ ارحم دلاور ہمیشہ سے خاص لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لینے کا عادی تھا اور اب بھی اس نے یہی کیا تھا ہر ایک کو جوتی کی نوک پر رکھنے والے وہاج کو ارحم نے اپنا گرویدہ کر لیا تھا۔

وہاج اب کے کھانا شروع کرتے ہوئے پھر سے بولنا شروع ہوا۔

"دوسری چیز ایسی جگہوں کو اچھے سے دیکھو جن کا interact قاتل کے لیے ناگریز تھا جن کو وہ چاہ کر بھی ان چھوا نہیں چھوڑ سکتا تھا ایسی جگہوں پر تمہیں بہت سے ثبوت مل سکتے ہیں۔

اور سب سے آخر میں ہتھیار جیسی چیزیں کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ قاتل قتل کی غرض سے نہ آیا ہو مگر اسے کرنا پڑ جائے ایسے میں وہ دستیاب ہتھیاروں میں سے

www.novelsclubb.com

ہی کسی ایک کو چنے گا اور ہو سکتا ہے اس نے ایک سے زیادہ چیزوں کو چھوا ہو۔"
وہاج نے آبرو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"Impressive لیکن تمہیں یہ سب کیسے پتا؟"
ارحم نے وہاج کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ سب تمہیں بھی پتا ہے ارباز ڈرامے مت کرو بس فرق اتنا ہے کہ تم اسے پڑھ تو چکے ہو لیکن وقوعہ پر تم اسے نظر انداز کر جاتے ہو۔" وہاج نے سچ کہا تھا۔ بہت سی چیزیں ہمیں ازبر ہوتی ہیں مگر وقت ضرورت ہم انھیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"اوہ۔۔۔اگر یہی بات ہے تو میں اب سے یہ سب مد نظر رکھ کر کام کروں گا۔"
ارحم بھی کھانے کا نوالے منہ میں ڈالتے بولا۔

"خیر فائدہ کوئی نہیں ہونا سب سے پہلے ایویڈینس میں ہی لاؤں گا۔" وہاج کندھے اچکا کر اسے تپانے کو بولا۔

"اچھا آیا بڑا میں ہی لاؤں گا۔" ارحم اس کی نکل اتارتے ہوئے منہ بگاڑ کر بولا۔ وہاج اس کے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ کر بے اختیار ہی ہنس پڑا۔

"کیا ہے؟" ارحم نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

"کچھ نہیں بس ویسے ہی آج اندازہ ہوا ہے کہ تم بہت کیوٹ ہو۔" وہاج ہنستے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

""کیوٹ سیریسلی؟ اپنے اس چھ فٹ قد اور ویل بِلٹ باڈی کے ساتھ میں تمھیں کیوٹ لگ رہا ہوں۔" ارحم کو کیوٹ کہا جانا اپنی توہین لگا تھا۔

"ہاں تو اب ایسے پانچ سال کی بچی جیسی شکلیں بناؤ گے تو کیوٹ ہی لگو گے نا؟" وہاج نے اس کے تاثرات پر چوٹ کی۔

تم سے بات کرنا ہی فضول ہے کھانا کھاؤ چپ چاپ اگلی کلاس کے لیے دیر ہو رہی ہے۔ ارباز نے اسے کھانے کی طرف متوجہ کیا تو وہاج بھی وقت کا احساس کرتے ہوئے چپ چاپ کھانا کھانے لگا۔ اگر اس وقت جیلانی ہاؤس والے وہاج کو یوں کسی کی ایسی بات سن کر خاموش رہتا دیکھ لیتے تو شاید دل کہ دورے سے مر ہی جاتے۔۔۔ وہ وہاج تھا وہ کسی کی ایک نہیں سنتا تھا اور اب یہاں وہ ارباز کی تمام باتیں ماتھے پر شکن لائے بغیر سن رہا تھا بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ محظوظ ہو رہا تھا۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ اگلی کلاس کی طرف چلے گئے، اس کے بعد پورے دن کی جو مصروفیات تھیں ان سے فارغ ہو کر رات آٹھ بجے کے قریب اب وہ اپنے کمرے میں تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ اتنا تھک جاتے تھے کہ ایک دوسرے سے بات کرنے کے بجائے اپنے اپنے فون، لیپ ٹاپ پر کچھ دیر گھر والوں کی خیر خبر لینے کے بعد سو جاتے تھے۔

وہاج پچھلے روز گھر بات کر چکا تھا عالیہ کا ٹیسٹ قریب آ رہا تھا اس نے کل اسی لیے فون کیا تھا تا کہ اسے ایک مرتبہ پھر سمجھا سکے لیکن وہ اپنی آواز سے اسے خاصی پریشان لگی تھی مگر وہ کیا کر سکتا تھا سوائے اس کے کہ حاشر کو اس کا خیال رکھنے کا کہتا فون بند کر دیتا۔

آج اس کا گھر بات کرنے کا ارادہ نہ تھا، سو وہ لیپ ٹاپ اپنے سامنے رکھے آن کرتے ہوئے اپنے ہیڈ فونز لگانے لگا۔

چند منٹ بعد لیپ ٹاپ کی سکرین پر وہ اپنی مطلوبہ چیز نکال رہا تھا۔ یوٹیوب چلاتے ہی اس نے سرچ انجن میں منہا غفران کا نام لکھا تھا چند ایک عجیب سے اس ہی طرح کے ناموں کے ساتھ منہا غفران کے نام سے ایک چینل بھی سکرین پر موجود تھا۔ اس پر کلک کرتے وہاج نے نئی اپلوڈ کی گئی ویڈیو لگائی تھی۔ وہ چند گھنٹوں پہلے اپلوڈ کی گئی تھی۔

یہاں موجود پچھلے پانچ ماہ سے یہ اس کا معمول تھا منہا ابھی زیادہ ویڈیوز نہیں بناتی تھی مہینے میں کہیں ایک آدھی ویڈیو حاشر اپلوڈ کر دیتا تھا، مگر کون جانے کہ سہالہ پولیس کالج میں موجود وہاج جیلانی اس ایک ویڈیو کا کتنی بے صبری سے انتظار کیا کرتا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ ایسا کیوں ہے اور فی الوقت وہ یہ جاننا بھی نہیں چاہتا تھا۔اسے معلوم تھا تو صرف اتنا کہ منہا نامی اس لڑکی کے الفاظ اس پر بہت گہرا اثر رکھتے تھے۔اس کی آواز سے لے کر انداز تک سے وہاج بری طرح متاثر ہوا تھا۔

وہ جیسے اب اس کی روٹین کا ایک حصہ تھی ان پانچ ماہ میں اس نے ایک بھی دفعہ اس سے بات نہیں کی تھی لیکن وہ اس سے روز ملاقات کرتا تھا اس کی ویڈیوز کے ذریعے!

www.novelsclubb.com

ویڈیو چل چکی تھی۔

وہاج کے چہرے پر نا محسوس سے انداز میں مسکراہٹ نے اپنا احاطہ کر لیا۔

وہ اپنے کمرے میں موجود سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی تھی کیمرہ اس کے سامنے یوں سیٹ کیا گیا تھا کے اس کے ہاتھ ٹیبل پر بندھے رکھے ہوئے نظر آتے تھے۔اس نے ہمیشہ کی طرح سر پر سیاہ دوپٹہ اچھے سے اوڑھ رکھا تھا۔میک اپ سے پاک چہرہ بہت شفاف تھا۔

اس نے ویڈیو کے شروع ہوتے ہی کیمرے میں دیکھتے ہوئے ایک بھرپور مسکراہٹ اپنے دیکھنے والوں کی طرف اچھالی۔۔۔دیکھنے والا وہاج بھی تو تھا!

"السلام علیکم!
مجھے پورا یقین ہے کہ آپ سب خیریت سے ہوں گے۔
آج میں آپ سب سے ایک بڑے خاص موضوع پر بات کرنے والی ہوں۔
میرا خیال ہے کہ آپ میں سے شاید کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو لفظ "گلٹ" سے ناواقف ہو۔

ہم سب اس لفظ کو اچھے سے جانتے اور پہچانتے ہیں بلکہ کہا جائے کہ اس سے خوف زدہ ہیں تو شاید غلط نہ ہو۔

گلٹ یعنی پچھتاوا یہ کچھ کھو دینے کی وجہ سے ہوتا ہے، آیا کہ وہ چیز حقیقت میں وجود رکھتی ہو یا پھر صرف ایک احساس ہو مثلاً گلٹ ہونا کہ آج میں نے اپنی ماں سے بد سلوکی کی ہے۔

یہ ایک احساس ہے پچھتاوے کی ایک قسم۔۔

یا پھر کسی قیمتی انسان کو اپنے رویہ کی وجہ سے کھو دینا بھی آپ کو گلٹ میں مبتلا کر سکتا ہے۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے دین میں ہمیں گلٹ سے جلد از جلد نکلنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بلکہ اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ کسی کو گلٹ سے نکالنا بھی ایک طرح سے تبلیغ ہے۔یہ بات اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بتائی ہے کہ

'اور میں نے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ (اور معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔'

سورت نوح: آیت 10

www.novelsclubb.com

یہاں پر حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ ان کی تبلیغ کا ایک طریقہ یہ تھا کہ وہ لوگوں کو خدا سے معافی مانگنے کی طرف مائل کرتے تھے۔ کیونکہ بے شک ہمارا رب بڑا غفار ہے وہ معاف کرنے والوں میں سے ہے اور وہ اپنے بندوں سے بھی یہی expect کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کے بندے بھی ایک دوسرے کو اور اپنے آپ کو یونہی معاف کریں جیسے وہ کرتا ہے۔

یاد رکھیئے کسی سے بھی اپنے کیے کی معافی مانگنے سے پہلے یہ ضروری ہوتا ہے کہ آپ اپنے آپ سے معافی مانگیں، کیونکہ جب تک آپ اپنے آپ کو معاف نہیں کریں گے کوئی دوسرا کیا کریگا؟

منہا نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائیں۔

www.novelsclubb.com

میں آج آپ سب کو کہنا چاہتی ہوں کہ خود ساختہ گلٹ سے نکل آئیں، آپ سب کی زندگی میں بے سکونی کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ آپ آدھے سے زیادہ

وقت بس خود کو قسوروار ثابت کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ ذرا سوچیں کیا اس کا کوئی فائدہ ہے؟

میں زیادہ دور کی بات نہیں کرتی روزمرہ کے سب سے بڑے گلٹ کو لے لیں۔

وقت ضائع کرنا

آپ مانیں یا نہ مانیں آپ کو اس بات کا بڑا گلٹ ہوتا ہے کہ آپ نے وقت ضائع کیا آپ پورا دن ادھر ادھر ویسٹ کر دینے کے بعد رات کو پریشان ہوتے ہیں کہ ہائے آج تو میں نے سارا دن ہی ضائع کر دیا کیا اس کا کوئی فائدہ ہے؟

نہیں قطعاً نہیں یہ گلٹ آپ کا وقت مزید ضائع کرے گا اس سے آپ کو کچھ حاصل نہیں ہوگا الٹا آپ اس کی وجہ سے ڈیپریشن کا شکار ہو جائیں گے۔

میں نے جیسا کہ پہلے کہا خود کو معاف کرنا سیکھیں، یہ ضروری ہے کسی اور کے لیے نہیں آپ کے لیے، وقت بھی جان کی طرح اللہ کی امانت ہے اسے نفع بخش چیزوں میں صرف کریں۔

اور اگر آپ سے وقت ضائع ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے تو خدارا اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور اس سے مدد کی دعا کریں آپ دیکھیں گے کہ کس طرح آپ کے وقت میں برکت آئے گی۔

یہ گلٹ زندگی سے نکالیں گے تو خود بخود سٹریس لیول میں کمی واقع ہو گی۔

اپنا بہت سا خیال رکھیں اور وقت پر اپنی گرفت مضبوط کریں۔ شکریہ

سکرین سیاہ ہو گئی اور اس پر thanks for watching لکھا نظر آنے لگا۔

وہ سکرین کو ساکت نظروں سے دیکھتا رہا۔

اسے یہ باتیں کہاں سے آتی تھیں وہ ابھی صرف تیسرے یا زیادہ سے زیادہ چوتھے سمیسٹر کی سٹوڈنٹ تھی۔ پھر باتوں میں اتنی روانی کیسے تھی؟

www.novelsclubb.com

حاشر نے بتایا تھا کہ وہ یہ سب لکھتی نہیں تھی، یہ ویڈیوز سکرپٹڈ نہیں تھیں۔

وہاج کا حیران ہونا بنتا تھا، اس کے گھر کے ماحول کو دیکھتے ہوئے وہاں سے ایک منہا جیسی لڑکی کا نکلنا بڑا حیران کن تھا۔ وہ عام سے، سادہ سے لوگ تھے پھر کیسے وہ اتنی

پر اعتماد تھی۔اس گھر کی اور کوئی لڑکی منہا جیسی نہیں تھی، وہاج کی اپنی بہن جس قدر کمزور تھی اس کے بعد منہا کا ایسا سٹرانگ ہونا وہاج کو متاثر نہ کرتا تو کیا کرتا۔

کمرہ بڑا پر سکون تھا۔ایک کونے میں جائے نماز بچھائے کوئی وجود بڑے خوش و خضوع سے نماز کی ادائیگی میں مصروف تھا۔کھڑکی سے چھن کر آتی دھوپ ہی کمرے میں روشنی کا واحد سبب تھی۔ظہر کی نماز کا دورانیہ تھا وہ ابھی کھانے پکانے سے فارغ ہو کر نماز کے لیے کمرے میں آئی تھیں۔

کمرے کے فسوں خیز ماحول میں ارتعاش دروازے کے کھلنے کی چرچراہٹ سے پیدا ہوا۔کوئی وجود بڑے افسردہ قدموں کے ساتھ اندر داخل ہوا۔اور بڑی خاموشی سے آ کر جائے نماز کے قریب ہی دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔نمازی نے نماز جاری رکھی۔

نماز مکمل ہوئی سلام پھیرا گیا۔۔۔۔

نمازی نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے کتنی ہی دیر دعا کے لیے ہاتھ اٹھے رہے۔ دعا سے فراغت کے بعد نمازی نے منہ پر ہاتھ پھیرا اور جائے نماز پر ہی اپنے سامنے بیٹھے وجود کے سے انداز میں بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے؟" نگہت بیگم نے اس کے بازو کو ہٹاتے ہوئے پوچھا۔ وہ منہ گھٹنوں میں چھپائے بیٹھی تھی، وہ روئی نہیں تھی لیکن شکل سے بے حد پریشان لگ رہی تھی۔

"امی جتنے بھی بچے ٹیسٹ دے کر آرہے ہیں بس رو ہی رہے ہیں بہت برا ٹیسٹ آتا ہے میں بہت پریشان ہوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کروں۔" عالیہ رو دینے کو تھی۔ بھائی کے سامنے بڑی بڑی باتیں تو کر لی تھیں مگر اب ان پر عمل کرنا اب اسے بے حد مشکل لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے بچے کیا تجھے اللہ پاک کی ذات پر یقین نہیں ہے؟"انھوں نے سوال کیا۔

"ہے امی بلکل ہے، مگر اس نظام پر نہیں ہے۔" عالیہ نے دل برداشتہ ہو کر جواب دیا۔

"اگر اللہ پر یقین ہے تو اور کسی پر یقین کی کیا ضرورت؟ اٹھو اور اپنی پوری محنت دو باقی جو اللہ کو منظور ہوا، اور خدارا اب کہ اس بات کو سر پر سوار مت کر لینا۔" نگہت بیگم نے اسے پیار سے سمجھایا۔ عالیہ ماں کو گلے لگا گئی اس کا دل بہت ڈر رہا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اگر ڈاکٹر نہ بن پاتی تو کیا کرتی؟ اس نے کبھی اس کے علاوہ کہاں کچھ سوچا تھا؟ نہ بیک اپ پلین تھا نہ کوئی دوسرا راستہ بس تھا تو میڈیکل لیکن کیوں؟

کیا زندگی میڈیکل یا انجینئرنگ پر آکر ختم ہو جاتی ہے؟

www.novelsclubb.com

نہیں قطعاً نہیں زندگی کہ معنی اس سے کہیں زیادہ وسیع ہیں۔ کسی بھی پروفیشن کو یوں اپنا مقصد حیات بنالینا وہ بھی تب جب آپ ابھی اس میں داخل تک نہیں ہوئے ایک انتہائی احمقانہ سوچ ہے۔

"اب جاؤ عالیہ اپنی پڑھائی پر دھیان دو ادھر ادھر کے لوگوں کی مت سنو۔" نگہت بیگم اب کے سختی سے بولی تھیں۔ عالیہ نے ایک دفعہ پھر ان کو بھینچ کر گلے لگایا اور اٹھ کر چلی گئی اور پیچھے اس کی ماں نے ایک مرتبہ پھر اللہ کے حضور سجدے میں اپنی اولاد کی کامیابی کی دعا کی تھی۔

◆◆◆◆

www.novelsclubb.com

"تم نے بس پینک نہیں ہونا جو آتا ہے اس پر یقین رکھو اور یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی کی بھی محنت کو رائیگاں نہیں جانے دیتے۔" وہ اس وقت حاشر کے ساتھ گاڑی میں موجود اپنے سینٹر کی طرف رواں دواں تھی۔ اس کے لبوں پر اللہ کا پاک نام تھا

جب کے ذہن میں امی اور منہا کی آواز کی بازگشت، منہا نے اسے کوئی کتاب ساتھ کے جانے نہیں دی تھی ورنہ وہ اس وقت تیزی سے کتاب کے صفحے پلٹ رہی ہوتی۔

حاشر نے آج خاص اس کے لیے چھٹی کی تھی کہ وہ اسے خود چھوڑنے اور لینے جائے گا۔وہ سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا گاہے بگاہے اس کے فق ہوتے چہرے پر بھی نظر ڈال لیتا۔

امتحان شروع سے اسے haunt کیا کرتے تھے بچپن سے لے کر اب تک وہ بار بار یونہی عجیب سی ہو جاتی تھی۔

حاشر کو لگا تھا کہ ایک ایکسپیرینس حاصل کر لینے کے بعد وہ ٹھیک ہو چکی ہو گی اپنی اس عادت پر کچھ نہ کچھ حد تک قابو پا چکی ہو گی مگر وہ غلط تھا۔کچھ عادات کبھی نہیں بدلتیں اور عالیہ کی یوں پینک ہو جانے والی عادت بھی نہیں بدلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ میری ایک بات کان کھول کے سن لو آج اس سینٹر میں جو بھی ہوا تم گھر جا کر اس کا ذکر نہیں کرو گی چاہے تمہیں یہاں جیسے بھی حالات کا سامنا ہوا لیکن جب

میں تمھیں لینے آؤں تو تمہارا موڈ بحال ہونا چاہیے۔" حاشر کا انداز تنبیہہ کا سا تھا۔
وہ شاید اب اس پر دوسرا حربہ استعمال کرنا چاہتا تھا۔

"اوکے بھائی میں کوشش کروں گی۔" عالیہ نے فرمانبرداری کا بھرپور مظاہرہ کیا تھا۔

"گڈ چلو اب جاؤ اللہ حافظ" حاشر کے کہتے ہی وہ گاڑی سے اتر گئی وہ اس کے اندر چلے جانے تک کھڑا رہا۔
پھر اپنے ایک دوست سے ملنے کی غرض سے گاڑی موڑ لی اسے دوستیاں بنانے اور نبھانے کا وقت ہی کہاں ملتا تھا گنتی کہ دو چار ہی دوست تھے، ورنہ اتنی زمہ داریاں تھیں کہ دوست لفظ اس کی زندگی میں کہیں بڑا دور تھا۔

www.novelsclubb.com

گھر کے دروازے پر مسلسل دستک دیتے اس کے ہاتھ دروازہ کھل جانے پر تھمے تھے۔

"تم کبھی تو صبر کر لیا کرو۔" فاریہ نے اسے گھور کر کہا۔

"مجھے اسی گلی کے نکڑ پر چھوڑ کر وہ فصیح کا بچہ اپنے دوست کے ساتھ چلا گیا اس لیا اتنا بجا رہی تھی دروازہ۔" منہا نے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے وضاحت کی تھی۔

"اچھا چلو چھوڑو آؤ بیٹھتے ہیں۔" فاریہ نے اسے لاونج میں لے جاتے کہا۔

"پھوپھو اور فواد گھر پر نہیں ہیں؟" منہا نے گھر میں اتنی خاموشی کو محسوس کرتے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ماما گروسری کرنے گئی ہیں اس کے ساتھ۔" فاریہ نے اس کے ساتھ ہی صوفے پر ٹکتے ہوئے بتایا۔

"اچھا تو جناب اب بتاؤ کیا مصیبت ہے تمھیں ؟" منہا مدعے پر آتے ہوئے بولی۔

"مطلب ؟" فاریہ نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"فاریہ سب سے پہلے تو میں بچی نہیں ہوں اور دوسرا یہ کہ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں اس لیے مجھے پتہ ہے کہ تم کسی بات کو لے کر ڈسٹرب ہو اب اگر مجھے اپنی بہن مانتی ہو تو بول دو جو بھی دل میں ہے۔" منہا نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے اسے ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مقابل کے چہرے پر اب تک نا سمجھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تم بات کس بارے میں کر رہی ہو؟" فاریہ نے الجھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارا رویہ حاشر بھائی کی موجودگی میں بے حد عجیب ہوتا ہے پہلے مجھے لگتا تھا کہ یہ شرم وحیا ہے لیکن نہیں یہ کچھ اور ہے فاری جب وہ موجود نہیں ہوتے تو تم 'تم' ہوتی ہو مگر ان کی موجودگی میں مجھے تم کبھی بھی نارمل فاریہ نہیں لگتی۔" منہا نے پچھلے پانچ ماہ میں جو محسوس کیا تھا بول دیا۔ وہ ایسی ہی تھی اپنے قریب موجود لوگوں کے رویوں میں ذرا سی تبدیلی کو بھی محسوس کر جانے والی فاریہ کا چہرہ یک دم سے بجھ گیا پریشانی کی جگہ اب کے شکست خوردگی نے لے لی تھی یوں جیسے وہ اپنے اندر چلتی اس جنگ سے خود بھی تنگ آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔" اس نے منہا کو ٹالنے کی آخری کوشش کی۔

"بتاؤنا فاری کیا حاشر بھائی پسند نہیں ہیں تمھیں؟" منہا نے اپنے ذہن سے گزرے ایک اور خیال کا اظہار کیا۔

"نہیں نہیں بلکل بھی نہیں" فاریہ گڑبڑا کر بولی۔

"پھر کیسی بات ہے میری جان؟" منہا نے اب کے اس سے پیار سے پوچھا وہ اس وقت فاریہ کی بڑی بہن کا کردار ادا کر رہی تھی۔ کیا تھی وہ کتنے کردار ادا کر لیا کرتی تھی۔

'بس مجھے لگتا ہے کہ ہمارا کپل مس میچ ہے۔" اتنے عرصے سے دل میں رکھی بات کو بالآخر وہ زبان پر لے آئی تھی۔

"واٹ لیکن کیوں فاری" منہا حیران تھی بے حد حیران۔

"منہا وہ اتنے کمال انسان ہیں کہ مجھے اپنا آپ ان کے قابل نہیں لگتا ان کا اخلاق ان کی پرسنیلٹی مجھ سے کئی گنا بہتر ہے" فاریہ نے اپنے اندر پکتے اس خناس کو منہا کے سامنے پیش کیا۔

"اف میرے خدا تم اتنے عرصے سے یہ چیز دل میں لیے بیٹھی ہو؟ فاری تمھیں پتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہم انسانوں کو جوڑوں کی شکل میں بنایا ہے۔ ہم اکیلے کبھی بھی پرفیکٹ نہیں ہوتے نہ تم نہ میں نہ حاشر بھائی ہم سب کو اللہ نے اپنے محرم کے ساتھ مکمل بنایا ہے ہم اپنی ذات میں اسی وقت مکمل ہوتے ہیں جب ہمارا ساتھی ہمارا محرم بن جاتا ہے۔ اور تمھیں پتا ہے ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تم میں کوئی ایسی خوبی ہو کچھ ایسا ہو جو حاشر بھائی میں ناپید ہو اور رہی بات مس میچ کی تو پتا ہے انگیجمینٹ والے دن تم دونوں ساتھ اتنے اچھے اور مکمل لگ رہے تھے کہ پوچھو مت، اور ہاں خامی کیا ہے تم میں ذرا یہ بتانا مجھے اتنی پیاری ہو انجینئرنگ کر رہی ہو سب تو ہے بلکہ تم حاشر بھائی سے زیادہ پیاری ہو۔" منہا اسے بڑے آرام سے

www.novelsclubb.com

سمجھاتے ہوئے اس کے کمپلیکس سے اسے نکال رہی تھی آخری بات پر اس نے فاریہ کو کونی سے ٹھوکا دیا۔فاریہ جھینپ سی گئی۔

منہا نے صحیح کہا تھا وہ بڑی پیاری تھی شاید ان سب میں سب سے زیادہ پیاری اس کی رنگت گوری تھی اور بال بھورے جو اسے بڑا پر کشش بناتے تھے۔

منہا ابھی اس کے نقوش کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ دروازہ بجنے لگا۔

وہ دونوں باہر دروازہ کھولنے گئیں۔

ان کی توقع کے برعکس باہر فاخرہ بیگم اور فواد کے بجائے۔

www.novelsclubb.com